* ڈاکٹر حاکم علی برڑو

سندھ میں پنجابی شاعری

Abstract:

The land of Punjab and Sindh is land of Saints and Mystics. Here the aspect of Mysticism is always visible in poetry. The folks of Punjab and Sindh are loving, Peaceful and they preach humanity is every era. In this research article our attempt has been made to explore the punjabi poetry in sindh, from the Kalohorra period to British age. Hazrat Sachal Sarmast, Rohil Faqeer, Faqeer Baidal Sindhi, Mohsin Bekus, Hussain Dadeer Nanak Yousaf and Hamal Khan Laghari are remarkable names of Punjabi Poetry is the above mentioned periods.

Keywords: *Sindh, Saints, Mysticism, Visible, Folks, Loving, Peaceful, Humanity, Kalohorra, Hazrat Sachal Sarmast, Rohil Faqeer, Faqeer Baidal Sindhi, Mohsin Bekus, Hussain Dadeer Nanak Yousaf, Hamal Khan Laghari*

عہد قدیم میں ایک طویل عرصے تک سندھ پنجاب اور کشمیر سے لے کر بحیرہ عرب تک کا علاقہ وادی سندھ کا حصہ رہا ہے۔آریاؤں کی آمد سے قبل بھی ان علاقوں کے آپس میں لسانی، تجارتی، مذہبی اور تہذیبی روابط تھے۔ بہت سی قوموں، قبیلوں اور ذاتون کے نام سندھ اور پنجاب میں مشترک ہیں۔عرب مسلمانوں کی آمد سے قبل وادی سندھ میں رائے اور برہمن خاندانوں کی حکومتیں رہی ہیں۔ دیبل سے لے کر کشمیر تک وادی سندھ کے علاقے حکومت سندھ کی حدود میں شامل تھے۔محمد بن قاسم نے دیبل سے لے کر ملتان تک فتوحات کیں۔عرب دور میں منصورہ دیبل اروڑ اچ اور ملتان تک عربوں کی حکومت رہی ہے۔

سندھ کے تاجر اور پنجاب کے سوداگر پنجاب اور سندھ میں آتے جاتے تھے۔ باہمی لین دین

اور بول چال سے ایک دوسرے کی زبانوں نے لفظی اور معنوی ذخیرہ باہم لیا اور دیا۔جس سے سندھ اور پنجاب کی زبانوں کی زرخیزی نے ان لفظوں کو اپنے اندر جذب کر لیا۔ سندھ اور پنجاب کے لوگ یکساں طور پر دائرہ اسلام میں آئے ۔عرب دور میں تجارتی اور لسانی وسعت آئی۔ اور ایک صوفیانہ کلچر کو فروغ ملا۔صنفی ،معنوی اور ہیئتی لحاظ سے دیکھا جائے تو سندھ اور پنجاب کے شعرا کے کلام میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔حضرت سچل سرمست اور شاہ عبداللطیف بھٹائی اور خواجہ فرید، شاہ حسین اور بلھے شاہ کی شاعری میں جو علامتیں اور تشبیہات و استعارات مستعمل ہوئے ہیں وہ ایک جیسے ہیں۔کیوں کہ سندھ اور پنجاب کے شعرا کا مدعا قربِ الٰہی اور فلاح انسانیت رہا ہے۔دونوں زبانوں کے شعرا کے کلام میں نیاز و انکساری کا عنصر نمایاں ہے۔

سندھی کے ساتھ پنجابی کا باقاعدہ سندھ میں پہلا شاعر 18 صدی میں روحل فقیر جو کہ ساہیوال پنجاب سے ہجرت کر کے تھرپارکر اور بعد میں روہڑی کے قریب ایک غیر آباد جگہ پر بس گئے ۔ جہاں دیکھتے ہی دیکھتے ایک چھوٹی سی بستی ''کنڈڑی'' کے نام سے آباد ہو گئی تھی۔روحل فقیر عالم و فاضل انسان تھے۔وہ سندھی، سرائیکی، اردو کے علاوہ پنجابی میں غیر معمولی قدرت کلام رکھتے تھے۔

سندھ میں کلہوڑا، تالپور اور انگریز ادوار میں سندھی زبان کے ساتھ باقی مقامی زبانوں میں مقتدر شعرا نظر آتے ہیں۔غلام شاہ کلہوڑہ حکمران سے لے کر انگریز کے آخری دور تک سندھ میں بڑے بڑے شعرا اکرام نے شاعری کی ہے۔اس ادوار میں اسلامی تصوف کا کافی ذخیرہ ملتا ہے۔اسی طرح اسی وقت پنجاب میں بھی کثرت کے ساتھ پنجابی ادب پیدا ہوا۔ سندھی اور پنجابی صوفیانہ ادب کو عالمی ادب میں ایک ممتاز مقام حاصل ہے، سندھ اور پنجاب میں صوفی شعرا اپنے روحانی تجربات کو عام فہم زبان اور سیدھے سادے اسلوب کے ساتھ بیان کرتے رہے۔سندھ اور پنجاب میں فرقہ پرستی، تنگ نظری، مذہبی تعصّبات اور نسلی و معاشرتی امتیازات سے بلند ہو کر انسانیت کے ساتھ محبت اور پیار کا درس دیا گیا۔ کیونکہ سندھ اور پنجاب میں جو ادب تخلیق ہوا ہے ان کا زیادہ تر رخ عوامی رہا ہے۔

سندھ میں جن شعرا نے سندھی زبان کے ساتھ پنجابی، سرائیکی زبان میں شاعری کی ہے ان کا سب سے بڑا سبب ایک ایسے خطہ زمین سے تعلق جن میں تہذیبی روابط یکساں ہیں اور یکساں تہذیبی روابط رکھنے سے ان کی زندگی کا عکس کم و بیش ایک جیسے ہیں۔سندھ میں جو شاعری سندھی کے علاوہ پنجابی میں بھی ہوئی ہے ان میں وحدت الوجودی کا رنگ ان کے امیجری کا رنگ ، نیچر کا بیان اپنی دھرتی کے باسی ہیں ۔ پنجابی، سندھی اور سرائیکی زبانیں صوفیائے کرام کے ہجروں، ولیوں کی خانقاہوں، درویشوں اور دینی درس گاہوں میں پرورش پانے والی زبانیں ہیں۔

سندھ میں پنجابی شاعری کے آغاز کے بارے میں حتمی بات یہ ہے کہ پنجابی شاعری سندھ میں

کلہوڑہ دور سے بھی پہلے شروع ہو چکی تھی۔مگر شعرا کرام کے کلام کے نمونے کلہوڑہ دور میں ملتے ہیں۔ اس دور میں جن شعرا اکرام کے نام اہمیت کے حامل ہیں، اُن میں روحل فقیر اور ان کے خاندان کے نام نمایاں ہیں۔جنھوں نے سندھی، سرائیکی کے ساتھ ساتھ پنجابی کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا۔

روحل فقیر کی سرائیکی اور پنجابی شاعری لسانی اعتبار سے سادہ اور عام فہم ہے۔اس میں سندھی کا اثر اور سندھی کے ذخیرہ الفاظ میں سے کافی الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔

آپ کے کلام کے چند نمونے ملاحظہ ہو:

(الف) اللہ کر یاد سدا، نت وحدت وچ گزاریں
جیوٹ دے ھن چار ڈھاڑے ، خام خیال نہ گھاریں
ایہ دنیا دوتی سب جگ موھیا، چیت چیلن ھارین
روحل راہ فقیری دے وچ ، غفلت منوں و سارین((1

روحل فقیر کی پنجابی شاعری میں سہ حرفی کے علاوہ کافیوں کی شکل میں موجود ہیں۔جس مین عشقِ حقیقی کا تصور پیش کیا گیا ہے۔اس میں قرآن مجید کی آیات کا ذکر بھی موجود ہے اور اسلامی روح و افکار بھی۔ان کافیوں میں تصوف، وحدت الوجود اور عشق حقیقی کا درس بھی موجود ہے۔

کافی کا نمونہ پیشِ خدمت ہے:

سیج اُتے چڑھ نوشہ آیا
سیج کنوں چا انگ لگایا
دلبر دل دی کھڑکی کھول
لک چوراسی دی سمجھی بولی
''روحل'' چند پیا وچ جھولے
ٹوٹے سالیاں دے جھولے جیہڑے
ذات ملی وچ ذات ماہی نال تیڈاں سبا بن آئی
انگ لکھیا کاتب روز ازل دے ، کسے نوں خبر نہ کائی
نال رانجھن دے ، حق آساڈا، تیڈاں تو محبت لائی
روحل رمز ربانی لگی، بھاگ پھر بھات پائی((2

''روحل فقیر کے بعد مراد فقیر 1796,1842ء اہم نام ملتا ہے، مراد فقیر سچل سرمست کے ہم عصر اور روحل فقیر کے برادر نسبتی تھے''۔((3

نمونہ کلام ملاحظہ فرمائیں:

تن من تخت ہزارے وچ، ھک ئی رانجھن وسے
لوں لوں دے وچ کیتس دیرا، ڈے رمزاں دل
کسے
کھیڑا کالی ڈے نکالی، اک موئی پئی نسے
جے گل پانواں ''مراد'' ماہی کون، ماڑے سک سھسے (4)

سچل سرمست 1739ء پیدائش 1829ء وفات، ہفت زبان شاعر بچپن سے ہی آپ سچ بولنے کی وجہ سے مشہور تھے۔ اس لئے آپ کو سچل یا سچو کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ سچل سائیں خیر پور کی تحصیل گمبٹ کے گاؤں درازا میں پیدا ہوئے جس کا مطلب راز کا دروازہ آپ میاں صلاح الدین کے اکلوتے بیٹے تھے اس لیے پورا خاندان آپ سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔ سچل سرمست اناالحق اور وحدت الوجود کے قائل تھے۔ ہر جگہ آپ نے ہمہ اوست کا نظریہ ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے۔ آپ نے اسلامی تصوف کے ایرانی رنگ کو پیش کیا بلکہ ایرانی شعراء سے بھی آگے بڑھ گئے۔ ہمہ اوست کے فلسفے کا چونکہ گہرا اثر تھا۔ لہٰذا وہ وحدت الوجود کے حد سے زیادہ مبلغ تھے۔ یہی سبب تھا کہ ان کے کلام پر علمائے دین کی طرف سے کڑی تنقید ہوئی۔ کلام میں نفی اور اثبات، فنا و بقاء کا ذکر کثرت سے ملتا ہے ان اسرار و رموز کو بیان کرتے ہوئے وہ فریدالدین عطار اور دیگر صوفیا کے رنگ میں ڈوب جاتے ہیں۔ ایاز گل لکھتے ہیں کہ:

''حضرت سچل سرمست نے جس طرح وحدت الوجود کے فلسفے اور فکر کی کرنوں کو اپنے پُر جلال کلام میں سمایا ہے، وہ کرنیں عالم انسانیت کے لیے، ایک روشن خیالی، مذہبی تنگ نظری سے بالاتر اور رواداری کے اصولوں پر مبنی معاشرے کی تعمیر کے سفر میں رہنمائی کا کردار ادا کر سکتی ہیں۔''(5)

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ لکھتے ہیں:

''سرزمین پاکستان میں سچل نے سب سے پہلی خودی کا نعرہ بلند کر دیا۔ اقبال نے فرمایا'' خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے! سچل نے کہا خود خُدا بن کر کام کرو!''(6)

ایہجا کم کریج، جس وچ اللہ آپ بنڑ تیج

آپ اپنے کلام میں فرماتے ہیں:

جو دم غافل سو دم کافر مرشد نے سمجھایا

سچل گالھ عشق دی سچی بیا کل پندھ اجایا

پنجابی کافی ایک ٹکڑا ملاحظہ ہو:

نا میں مُلاں نا میں قاضی، نا میں سبق پڑھایاں
نا میں کعبہ، نامیں قبلہ، مکے مول نہ جاواں
نا میں سُنی، نا میں شیعہ، سید کین سڈایاں
نا میں نانک، نا میں پچھمن، گنگا مول نا جاواں
یار تو میڈا درس درازی، سچو، ناں سڈایاں

سچل کی شاعری میں رندی اور بے باکی والی کیفیت یوں ملتی ہے:

گھُنڈ کھول دیدار ویکھاؤ، میں آیاں مُکھ ویکھن
پاؤ پازیب پیراں وچ کڑیاں پایل کوں چھمکاؤ
میں آیان مکھ ویکھن
پھرے پوشاکاں ویس گلابی، چوٹاں چندن چکاؤ
میں آیاں مکھ ویکھن

سچل کو عشق کا سبق کسی اور نے نہیں مگر اپنے گرو، اپنے مرشد، ھادی، رہبر خواجہ عبدالحق نے پڑھایا تھا:

ھک دھہاڑے مرشد سانوں اک سٹ پرت دی پڑھائی
سامین دل دی تختی اوتے، چاہ کنوں وچ چاڑھی
سچو عشق بڈھا نہ تھیوے، توڑے چٹی ہوئے داڑھی

سچل سرمست اپنی ایک اور کافی میں بایزید بسطامی کا نعرہ سنا دیتا ہے:

سوئی کم کریجے، جیں وچ اللہ آپ بینجے
مارنغارہ ''اناالحق'' دا سولی سر چڑھیجے
سحبانی ما اعظم شانی، سچو سر سلیجے((7

سچل کی شاعری میں نعرہ مستانہ کی کیفیت نظر آتی ہے۔ وہ حق کی بات کا منصور کی طرح باآواز بلند کر دیتے ہیں سچل سائیں نے ہیر رانجھے کی داستان کو اظہار کرب، ہجر و دردِ عشق کا ذریعہ بنایا ہے، سچل سرمست اپنی ذات میں گم ہے وہ اپنے آپ کو تلاش کرتا ہے جب اسے اس کا ''آپا'' نہیں ملتا تو اسے دوسرے مضمون میں پکار اُٹھتا ہے:

بے رنگی تصویر مولا دی، سورنگیں وچ سمایا
آپے گاتا آپ بجاتا آپ سمیع بصیر
کتھاں لیلیٰ کتھا ں مجنوں کتھاں نینگر ہیر
کتھاں صاحب حکم چلیندا کتھاں سڈ فقیر
سچل ہر جا رنگ رانجھن دا حاجت نہیں تقدیر((8

سچل کے بعد روحل فقیر کے بیٹے دریا خان کا اہم نام ملتا ہے آپ ایک بہترین شاعر تھے جس نے سندھی اور پنجابی میں بھی شاعری کی۔ آپ نے اپنے والد روحل فقیر اور اپنے ماموں مراد فقیر کے نقش قدم پر چل کر سندھ کی شاعری میں ایک منفرد مقام حاصل کیا۔

آپ کی شاعری میں تصوف کا رنگ گہرا ملتا ہے ۔ اس میں حضرت سلطان باہو کی طرح ''ہو'' کا نعرہ موجود ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور محبت موجود ہے:

جی دل تی ھو دا حرف لکھیا، تاں ہو دا تھیوئی نظارا
اول ہو تی آخر ھو، ھو دا روز پیارا
ھو دے پانی نال ہمیشہ، کھلیا گل ہزارا
''دریا خان'' ھو دی وچ گم ھویا، ھن آپ کوں کرو سارا

اس کے علاوہ حسین دیڈڑ وفات 1873ء فقیر حسین دیڈڑ تحصیل قمبر ضلع، لاڑکانہ کے رہنے والے تھے ۔ آپ سندھی، سرائیکی، اردو، فارسی اور پنجابی میں شاعری کرتے تھے ۔ فقیر حسین دیڈڑ کی خاص دوستی اس وقت کے نواب مرحوم فتح محمد خان لاہوری سے تھی ۔ لاہوری محلہ آج بھی لاڑکانہ شہر میں موجود ہے جہاں لاہوری ذات کے لوگ کثیر تعداد میں آباد ہیں:

تن من تخت ہزارے دے وچ، ھکوئی رانجھن وسے
لون لون دی وچ کیتی دہرا دے رمزان دے کسے
کیرحان خالی دے نیکالی، مکمئی ہی نسے
دے گل بانھن ''مراد'' ماھی کون، مائے سلک سھے

اس کے علاوہ خلیفہ نبی بخش لغاری کا نام بھی اہم ملتا ہے ۔ آپ کے اباؤ اجداد ڈیرہ غازی خان سے ہجرت کر کے بدین میں آباد ہو گئے تھے ۔ آپ 1876ء میں پیدا ہوئے ۔ آپ سندھی، پنجابی، سرائیکی اور اردو زبانوں میں شاعری کرتے تھے ۔ آپ کے کلام کو ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ نے مرتب کیا ہے جو سندھی ادبی بورڈ سے شائع ہوا ہے:

دل دلبر بن رھندی ناھے ، آپ عشق لیوئی، درد چیوئی

وچ بند زلف وچ، قابو قید پیوئی، سلک کیئوئی
نست مریندے ناز نیناں دے کیتا پیشی آیوئی، چوک تئیوئی
پر غضب دے وچ مار غوطا ، جے یار ''مراد'' ملیوء، بخت ولیوئی

نانک یوسف سچل سرمست کے روحانی فرزندوں میں شامل تھے ۔آپ اپنے مرشد سچل سرمست کے حکم پر امرتسر بھی گئے ۔آپ سندھی، سرائیکی، پنجابی اور اردو زبانوں کے قادرالکلام شاعر تھے ۔آپ کے فن وفکر پر سچل سائیں کا نمایاں اثر ہے ۔آپ کے کلام کو ڈاکٹر تنویر عباسی نے مرتب کیا جو سندھی ادبی بورڈ سے شائع ہوا ہے:

سک سونہے دی ساون لایا ہنجوں نالے نالے
فٹ فراق چکن ہمیشہ دردون نالے نالے
جیویں بلبل گل بن حیران دم نالے نالے
یوسف یارا یاران قدمیں ھو سو نالے نالے

حمل خان لغاری ریاست خیر پور میں تقریباً 1809ء میں پیدا ہوئے سندھی زبان کے علاوہ آپ نے سرائیکی، اردو اور پنجابی زبان میں بھی شاعری کی ہے ۔آپ کا دیوان ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ نے حمل فقیر کا جو کلام کے نام سے 1953 میں مرتب کیا جو سندھی ادبی بورڈ نے شائع کیا ہے ۔

اس کی شاعری میں عوامی رنگ نمایاں طور پر نظر آتا ہے ۔آج کے نوجوانوں کے حوالے سے فرماتے ہیں:

''سارا ڈینھ گھٹیاں وچ گھمدے ول ول ڈیون ولے
لکھ روپے دی ٹور کرن تھے گھر وچ ٹھکر ٹھلے''
سھج کنوں نثر ساجن ،مئیں نال ، محب کیتا اکر میلا
غم تیں گوندر چوڑ، گئے جات آپ آیا البیلا
جانی نا ل جدائی دا شل وقت پوی ناویلا
حمل کون محبوب ملیا، تھیا دشمن دا منہ بھیلا

عثمان فقیر سانگی 1778ء 1860ء:

عثمان فقیر لاڑکانہ کے گاؤں میں پیدا ہوئے ۔آپ سندھی ،سرائیکی، پنجابی، فارسی اور اردو زبانوں کے اہم شاعر تھے ۔آپ کی ایک مشہور کافی ملاحظہ ہو:

یار ڈاڈھی عشق آتش لائی ہے   دے یار سانوں لگ گئی بے اختیاری

سینے دے وچ نہ سمائی ہے

ہل ہلا کر عشق جو آیا محبت ڈاڈھا شور مچایا

تھاں تھاں ناچ نچائی ہے

عشق او یڑا ابہن نہ ڈیندا تھی گدا گر مست کریندا

گھٹی گھٹی تاں گھمائی ہے

عشق دی آتش ایہو عثمانا لنگھ ویندی لاہو مکانا

عرش کنوں تاں آئی ہے

یار ڈاڈھی عشق آتش لائی ہے (9)

بیدل فقیر عبدالقادر بیدل فقیر 1814ء میں روہڑی میں پیدا ہوئے اور 1882ء میں وفات پائی۔ آپ کے مزار روہڑی میں ہے، فقیر قادر بخش بیدل صوفی بزرگ، کامل درویش اپنی شاعری میں کہتے ہیں۔ راز لیکر وارد ہوئے بیدل اپنے دور کے مفکر شاعر اور مورخ شاعر تھے۔ وہ سندھ کے پہلے شاعر ہیں جنہوں نے فلسفہ وحدت الوجود پر نثر اور نظم میں کتابیں لکھیں ہیں۔ بیدل شاعری میں علم ابجد اور مادہ تاریخ نکالنے کے عالم شاعر تھے۔ بیدل فقیر کی پنجابی شاعری بہت ہی کمال کی ہے جس میں صوفیانہ رمز اور موسیقیت بھرپور پائی جاتی ہے۔ آپ نے کافی، دوہڑہ اور سی حرفی لکھی ہے:

ذات صفا ھکا کر جائیں، بی کنھت بول نہ ہلیں

جیھی ویس لبیس میں ویکیں، چال ادب دی چلیں

وحدت دی وادی میں، آ کر، ول نہ رچو کے ولیں ((10

بیدل ایک اپنی کافی میں سالک سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں اپنے حقیقی محبوب کے حسن اور خوبصورتی کا ذکر کرتا ہے اور کہتے ہیں ہمارا مالک ہمارا پالنے والا حسین اور خوبصورت رب واحد ہے اور وہی ہمیں سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔

ذاتی حسن صفائی گھونگھٹ راز رموز نھانی دا

شاھی دل اولی یار چپا یا جلو انور نورانی دا

جسم اندھیری دی وچ جالیں روشن شمع روحانی دا

سھسیں ویس ھکوئی صورت سراسر معانی(1 1

ڈاکٹر نبیلہ رحمن لکھتی ہیں کہ:

''بیدل نے ذاتِ احد اور اُس کے عالمِ کبیر کو رنگ اور بے رنگی کے استعاروں میں نہایت خوبی سے بیان کیا ہے۔''(12)

اس کے علاوہ اور بھی سندھ کے اہم شعرا جنھوں نے سندھی زبان کے ساتھ ساتھ پنجابی اور سرائیکی میں بھی شاعری کی ہے جن میں میر علی نواز علوی، فقیر نواب ولی محمد خان، میر علی نواز، ’’ناز‘‘ فقیر ہدایت علی نجفی، فقیر عثمان لغاری، حضرت چیزل شاہ، ، بیدل سندھی کا بیٹا محسن بیکس ((1882,1859 اور شاہ محمد دیدڑ جیسے اہم شعرا کے نام ملتے ہیں۔

References:

* Department of Pakistani Languages, Allama Iqbal Open University, Islamabad

1- Badwi Lutaf Ullah. Muratab:Kundri Warn jo Kalaam, Rohal Faqeer, Sain Murad Faqeer (Jaam Shoru: Sindhi Adbi Board)80.

2- As Above, 98.

3- Nawaz Ali Shoq, Dr. Muratab: Kundri Jo Kaltaar Rohal Faqeer, (Jaam Shoru: Sindhi Adbi Board) 20.

4- Badwi Lutaf Ullah. Muratab:Kundri Warn jo Kalaam, Rohal Faqeer, Sain Murad Faqeer , 32.

5- Ishhq Samandar, Sachal ka Kalaam, Mutarjim: Maqsood Gul, (khairpur: Shah Lateef University, 2003) Paish Lafz

6- As Above,17.

7- Rasool Puri, Muhammad Aslam, Sachal Sarmast (Multan, Bazm-e-Saqafat, 1977)112.

8- As Above, 116.

9- Abdul Jabar, Dr. Aik Mutalea Saraiki Shairi, (Jaam Shoru: Sindhi Adbi Board)85.

10- Mosvi, Atta Hussain- Dewan-e-Bedil (Jaam Shoru: Sindhi Adbi Board, 1991)245.

11- As Above, 158.

12- Nabila Rehman, Dr.- Ramz Wjood Wanjawan di "Faqeer Qadir Bakhsh Bedil da Punjabi Kalam" (Lahore: Punjab Institute of Language, Art & Culture, 2010)34.